

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ

وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ - سورة الرعد آية 43

فضائل آل محمد صلى الله عليه وآله وسلم

فی ام التفاسیر اهل سنة

تحقیق و ترتیب

میر مراد علی خان

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

عن ابن عباسؓ قال ما انزل اللہ یا ایہا الذین امنو - الا وعلیٰ امیرہا وشریفہا ولقد عاتب اللہ اصحاب محمد ﷺ فی غیر مکان و ما ذکر علیاً الا بخیر: ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جس آیت قرآن میں اللہ نے لوگوں کو یا ایہا الذین امنو کے خطاب سے مخاطب فرمایا ہے علیؓ اس کے امیر اور شریف ہیں اللہ نے اصحاب رسول ﷺ پر بعض مقامات پر عتاب کیا ہے مگر علیؓ کا ذکر خیر کے ساتھ ہی کیا ہے۔ (مسند احمد ج ۲ ص ۲۵۴ احمد بن حنبل ابو عبد اللہ الشیبانی متوفی ۲۴۱ھ؛ المعجم

الکبیر الطبرانی ج ۱۱ ص ۲۶۴؛ تفسیر ابن ابی حاتم ج ۱ ص ۱۹۶ سلسلہ ۱۰۳۵؛ کنز العمال ج ۱۳ ص ۴۷ سلسلہ ۳۶۳۵۳؛ و علامہ ابن حجر الصواعق المحرقة اردو ترجمہ برق سوزاں ص ۴۳۲)

عن حذیفہؓ ما نزلت یا ایہا الذین امنو الا کان علیؓ لبھا ولبابھا (اخرجه ابو بکر بن مردويه) حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں کسی آیت میں یا ایہا الذین امنو نازل نہیں ہوا مگر علیؓ اس کے لب لباب تھے۔ (علامہ ابن حجر الصواعق المحرقة اردو ترجمہ برق سوزاں ص ۴۳۲)، شواہد التنزیل الحسکانی ج ۱ ص ۶۳

عن ابن عباسؓ ما نزل فی احد من کتاب اللہ وتعالیٰ ما نزل فی علیؓ۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کی کتاب میں جس قدر آیات علیؓ کی شان میں نازل ہوئی ہیں اس قدر کسی کی شان میں نازل نہیں ہوئیں۔ یہ کہ ۳۰۰ آیتیں نازل ہوئی ہیں (ابن عساکر، ابن مردويه، و علامہ ابن حجر الصواعق المحرقة اردو ترجمہ برق سوزاں ص ۴۳۲)۔

زیر نظر مقالے میں جن تفاسیر کا حوالہ دئے گئے ہیں وہ ام التفاسیر کے نام سے مشہور ہیں وہ حسب ذیل ہیں:-

تفسیر جامع البیان - محمد بن جریر الطبری متوفی ۳۱۰ھ

تفسیر ابن حاتم - عبد الرحمن بن محمد بن ادریس الرازی متوفی ۳۲۷ھ

تفسیر الثعلبی - ابواسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی النیشاپوری متوفی ۴۲۷ھ

شواہد التنزیل - الحاکم الحسکانی متوفی ۵۰۰ھ

تفسیر المعالم التنزیل - امام البغوی متوفی ۵۱۰ھ

تفسیر الکشاف - ابوالقاسم محمود بن عمر الخوارزمی متوفی ۵۳۸ھ

تفسیر کبیر - فخر الدین محمد بن عمر التیمی الرازی الشافعی متوفی ۶۰۴ھ

تفسیر القرطبی - ابو عبد اللہ بن محمد بن احمد الانصاری القرطبی متوفی ۶۷۱ھ

تفسیر ابن کثیر - اسماعیل بن عمر بن کثیر الدمشقی ابوالفداء متوفی ۷۷۴ھ

تفسیر الدر المنثور - جلال الدین السیوطی متوفی ۹۱۱ھ

jabir.abbas@yahoo.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة البقرة

آية 37

: فتلقى آدم من ربه كلمات فتاب عليه إنه هو التواب الرحيم

وأخرج أحمد في الزهد عن قتادة قال : اليوم الذي تاب الله فيه على آدم يوم عاشوراء .
وأخرج ابن النجار عن ابن عباس قال " سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الكلمات التي تلقاها آدم من ربه فتاب عليه قال : سأل بحق محمد، وعلي، وفاطمة، والحسن، والحسين، ألأبت على فتاب عليه " الدر المنثور .
وهذه الكلمات جن کی برکت سے اللہ نے حضرت آدمؑ کی دعا قبول کی " بحق محمدؐ، علیؑ، وفاطمةؑ، حسنؑ، حسینؑ۔

سورة البقرة

آية: 58

وإذ قلنا ادخلوا هذه القرية فكلوا منها حيث شئتم رغدا وادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة نغفر لكم خطيكم وسنزيد المحسنين
وأخرج ابن أبي شيبة عن علي بن أبي طالب قال : إنما مثلنا في هذه الأمة كسفينة نوح وكتاب حطة في بني إسرائيل .
ابن ابی شیبہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اس اُمت میں ہمارے مثال سفینۂ نوح اور بنی اسرائیل کے بابِ طہ جیسی ہے۔

الدر المنثور

سورة البقرة: 156

ولنبلوكم بشيء من الخوف والجوع ونقص من الأموال والأنفس والشمرات وبشر الصابرين * الذين إذا أصابتهم مصيبة قالوا إنا لله وإنا إليه راجعون * أولئك عليهم صلوات من ربهم ورحمة وأولئك هم المهتدون
جب حضرت حمزہ علیہ السلام کی شہادت کی خبر سنی تو حضرت علیؑ نے إنا لله وإنا إليه راجعون فرمایا۔ اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی یہ کلمہ سب سے پہلے اسلام میں حضرت علیؑ ہی کے زبان سے نکلا۔ الثعلبی۔

سورة البقرة:

آية: 207

ومن الناس من يشرى نفسه ابتغاء مرضات الله والله رؤف بالعباد
نزلت فی علی بن ابی طالب بات علی فراش رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة خروجه إلى الغار، ويروى أنه لما نام على فراشه قام جبريل عليه السلام عند رأسه، وميكائيل عند رجله، وجبريل ينادى :بخ بخ من مثلك يا ابن أبي طالب يباهي الله بك الملائكة ونزلت الآية-تفسير كبير رازی ، ثعلبی ،احياء العلوم امام الغزالی، تاريخ خميس۔

یہ آیت حضرت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی جب کہ رسول اللہ ﷺ ہجرت کی رات غار کے طرف تشریف لے گئے اور حضرت علیؑ کو اپنے بستر پر سلا دیا۔
فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اُس شب کو اللہ تعالیٰ نے جبریل و میکائیل کی طرف وحی کی کہ میں نے تم دونوں میں بھائی چارہ قرار دیا، اور ایک کی مدت حیات

دوسرے سے زیادہ کی ہے تم میں کون ایسا ہے جو اپنے بھائی کو اپنے حصہ کی مدت حیات دیدے۔ دونوں فرشتوں نے انکار کیا۔ تب اللہ نے فرمایا میں نے علیؑ ولی اور محمدؐ نبی میں بھائی چارہ قرار دیا ہے اور دیکھو علیؑ نے اپنی جان نبیؐ پر کیونکر نثار کی ہے۔ پس تم دونوں ابھی زمین پر جاؤ۔ چنانچہ یہ دونوں جبرئیل اور میکائیل زمین پر آئے جبرئیل حضرت علیؑ کے سرہانے اور میکائیل پائتیں کھڑے ہوئے۔ تب جبرئیل نے آواز دی مبارک ہو! مبارک ہو! اے ابن ابی طالب تمہارا مثل کون ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں پر تمہارے سبب فخر و مباہات کرتا ہے۔

سورة البقرة

آية ۲۷۴

الذين ينفقون أموالهم بالليل والنهار سرا وعلانية فلهم أجرهم عند ربهم ولا خوف عليهم ولا هم يحزنون
وأخرج عبد الرزاق وعبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم والطبرانی وابن عساكر من طريق عبد الوهاب بن معاهد عن أبيه عن ابن عباس في قوله قال : نزلت في علي بن أبي طالب، كانت له أربعة دراهم فأنفق بالليل درهما، وبالنهار درهما، وسرا درهما، وعلانية درهما . تفسير الكشاف، جلالين، قرطبي، الدر المنثور
ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ کے پاس کل چار درہم تھے کہ آپ نے ایک درہم رات کو خیرات کیا اور ایک دن کو اور ایک چھپا کر اور ایک دکھا کر اُسی وقت یہ آیت آپ کی شان میں نازل ہوئی۔

سورة آل عمران

آية - 34

ذرية بعضها من بعض والله سميع عليم

أخرج ابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم من طريق علي عن ابن عباس في قوله وآل إبراهيم وآل عمران قال : هم المؤمنون من آل إبراهيم، وآل عمران، وآل ياسين، وآل محمد صلى الله عليه وسلم .
ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں بعد آل عمران کے آل محمدؐ تھا۔ الدر المنثور

آية - 61

فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنْ لَعَلِّمْ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ.

روی آنہ علیہ السلام لما أورد الدلائل على نصارى نجران، ثم إنهم أصرّوا على جهلهم، فقال عليه السلام : " إن الله أمرني إن لم تقبلوا الحجة أن أباهلكم " فقالوا : يا أبا القاسم، بل نرجع فننظر في أمرنا ثم نأتيك فلما رجعوا قالوا للعاقب : وكان ذا رأيهم، يا عبد المسيح ما ترى، فقال : والله لقد عرفتم يا معشر النصارى أن محمداً نبى مرسل، ولقد جائكم بالكلام الحق في أمر صاحبكم، والله ما باهل قوم نبياً قط فعاش كبيرهم ولا نبت صغيرهم ولئن فعلتم لكان الاستئصال فإن أبيتكم إلا الإصرار على

دينكم والإقامة على ما أنتم عليه، فوادعوا الرجل وانصرفوا إلى بلادكم وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج وعليه مرط من شعر أسود، وكان قد احتضن الحسين وأخذ بيد الحسن، وفاطمة تمشي خلفه، وعلى رضى الله عنه خلفها، وهو يقول، إذا دعوت فأمنوا، فقال أسقف نجران: يا معشر النصارى، إنى لأرى وجوهاً لو سألو الله أن يزيل جبلاً من مكانه لأزاله بها، فلا تباهلوا فتهلكوا ولا يبقى على وجه الأرض نصرانى إلى يوم القيامة، ثم قالوا: يا أبا القاسم، رأينا أن لا نباهلك وأن نفرک على دين كز: الآية. قال جابر: أنفسنا وأنفسكم رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى، وأبنائنا الحسن والحسين، ونسائنا فاطمة".

تفسير كبير، تفسير كشاف، الدر المنثور، الثعلبي.

جب نصاریٰ نجران سے مباہلہ کے لئے آنحضرت ﷺ وآلہ تشریف لے آئے تو آپ حضرت امام حسینؑ کو گود میں اور امام حسنؑ کا ہاتھ پکڑے ہوئے اور پیچھے حضرت فاطمہؑ اور ان کے پیچھے حضرت علیؑ تھے۔ نجران کے اسقف (صدر پادری) نے جب یہ دیکھا کہا: اے نصاریٰ کی جماعت میں ایسے چہرے دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہٹ جانے کے لئے کہیں تو یقیناً وہ ہٹ جائیگا۔ ان سے مباہلہ ہرگز نہ کرنا ورنہ ایک نصرانی بھی قیامت تک نہ رہے گا۔ جابر کہتے ہیں کہ انفسنا سے مراد خود رسول اللہ اور حضرت علیؑ تھے، اور بیٹوں میں حضرت امام حسن اور امام حسین اور عورتوں میں حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا جمعین۔

آیہ 103

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

وأخرج أحمد عن زيد بن ثابت قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إني تارك فيكم خليفتين: كتاب الله عز وجل حبل ممدود ما بين السماء والأرض، وعترتي أهل بيتي، وإنهما لن يتفرقا حتى يردا على الحوض".

وأخرج الطبرانی عن زيد بن أرقم قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إني لكم فرط وإنكم واردون على الحوض، فانظروا كيف تخلفوني في الثقلين قيل: وما الثقلان يا رسول الله؟ قال: الأكبر كتاب الله عز وجل. سبب طرفه بيد الله وطرفه بأيديكم، فتمسكوا به لن تزلوا ولا تضلوا، والأصغر عترتي وإنهما لن يتفرقا حتى يردا على الحوض، وسألت لهما ذاك ربي فلا تقدموهما لتهلكوا، ولا تعلموهما فإنهما أعلم منكم".

امام محمد باقر نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ ہم اہلبیت اللہ کی رسی ہیں اور اللہ نے جس کی مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا۔ الثعلبی، الدر المنثور۔

آیہ ۱۱۰

كنتم خير أمة أخرجت للناس

وأخرج ابن أبي حاتم عن أبي جعفر قال: أهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم.

ابن ابی حاتم نے حضرت ابی جعفرؑ سے روایت کی ہے خیر امت سے مراد اہلبیت رسولؑ ہیں۔ تفسیر الدر المنثور

سورة المائدة

آية - ۳

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ

وأخرج ابن مردويه وابن عساكر عن أبي سعيد الخدري قال " لما نصب رسول الله صلى الله عليه وسلم علياً يوم غدیر خم فنادی له بالولاية، هبط جبریل علیه السلام بهذه الآية: اليوم أكملت لكم دينكم -

وأخرج ابن مردويه والخطيب وابن عساكر عن أبي هريرة قال: لما كان يوم غدیر خم وهو يوم ثمانی عشر من ذی الحجة، قال النبی صلى الله عليه وسلم: " من كنت مولاه فعلى مولاه. فأنزل الله: اليوم أكملت لكم دينكم.

ابن مردويه، خطیب بغدادی، اور ابن عساكر نے روایت کی ہے ابو ہریرہ سے روز غدیر خم جو ۱۸ ذی الحجہ ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جس کا مولا اُسکے علی مولا، اللہ نے یہ آیت نازل کی کہ آج دین مکمل ہوا۔

وأخرج ابن جریر عن السدی فی قوله: اليوم أكملت لكم دينكم قال: هذا نزل يوم عرفة، فلم ينزل بعدها حرام ولا حلال، ورجع رسول الله صلى الله عليه وسلم فمات، فقالت أسماء بنت عميس: حججت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم تلك الحجة، فبينما نحن نسير إذ تجلى له جبريل على الراحلة، فلم تطق الراحلة من ثقل ما عليها من القرآن فبركت، فأتيته فسجيت عليه برداً كان على " الدر المنثور

و كانت هذه الآية نعي النبي ﷺ وعاش بعدها إحدى وثمانين يوماً، توفي يوم الثاني عشر من شهر ربيع الآ، وكانت هجرته في الثاني عشر. بغوى معالم التنزيل میں لکھتے ہیں کہ یہ آیت آنحضرت ﷺ کی وفات کی اطلاع تھی چنانچہ اس کے نزول کے بعد حضور ﷺ صرف ۸۱ دن زندہ رہے اور وہ ہجرت کی ۱۲ ربیع الاول تھی۔ فخر الدین رازی تفسیر کبیر: ابن کثیر اور تفسیر مظہری قاضی ثناء اللہ پانی پتی بھی ایسا ہی لکھتے ہیں۔ اس ۱۲ ربیع الاول سے ۸۱ دن ۱۸ ذی الحجہ تاریخ نکلتی ہے۔

آية ۵۵

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ

روى عن عبد الله بن سلام قال: لما نزلت هذه الآية قلت يا رسول أنا رأيت علياً تصدق بخاتمه على محتاج وهو راکع، فنحن نتولاه. وروى عن أبي ذر رضى الله عنه أنه قال: صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوماً صلاة الظهر، فسأل سائل في المسجد فلم يعطه أحد، فرفع السائل يده إلى السماء وقال: اللّهم أشهد أنى سأل فى مسجد الرسول صلى الله عليه وسلم فما أعطانى أحد شيئاً، وعلى عليه السلام كان راکعاً، فأوماً إليه بخنصره اليمنى وكان فيها خاتم، فأقبل السائل حتى أخذ الخاتم بمراى النبی صلى الله عليه وسلم،

وأخرج الخطيب فى المتفق عن ابن عباس قال: تصدق على بخاتمه وهو راکع، فقال النبی صلى الله عليه وسلم للسائل " من أعطاك هذا الخاتم؟ قال: ذاك الراكع، فأنزل الله "إنما وليكم الله ورسوله".

وأخرج عبد الرزاق وعبد بن حميد وابن جرير وأبو الشيخ وابن مردويه عن ابن عباس فى قوله: إنما وليكم الله ورسوله. . . : الآية. قال: نزلت فى على بن أبى طالب.

وأخرج الطبرانی فی الأوسط وابن مردويه عن عمار بن یاسر قال : " وقف بعلى سائل وهو راکع فی صلاة تطوع، فنزع خاتمه فاعطاه السائل، فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعلمه ذلك، فنزلت على النبی صلى الله عليه وسلم هذه الآية : إنما وليکم الله ورسوله والذین آمنوا الذین یقیمون الصلاة ویؤتون الزکاة وهم راکعون : فقرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم على أصحابه، ثم قال : من كنت مولاه فعلى مولاه، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه " .

وأخرج أبو الشیخ وابن مردويه عن علی بن أبی طالب قال " نزلت هذه الآية على رسول الله صلى الله عليه وسلم فی بيته : إنما وليکم الله ورسوله والذین : إلى آخر الآية . فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخل المسجد، جاء والناس یصلون بین راکع وساجد وقائم یصلی، فإذا سائل فقال : یا سائل، هل أعطاک أحد شیئاً ؟ قال : لا، إلا ذاک الراکع - لعلى بن أبی طالب - أعطانی خاتمه " .

وأخرج ابن أبی حاتم وأبو الشیخ وابن عساکر عن سلمة بن كهیل قال : تصدق على بخاتمه وهو راکع، فنزلت إنما وليکم الله الآية .

وأخرج ابن جریر عن مجاهد فی قوله إنما وليکم الله ورسوله . . الآية نزلت فی علی بن أبی طالب، تصدق وهو راکع .
وأخرج ابن جریر عن السدی وعتبة بن حکیم مثله .

وأخرج ابن مردويه من طریق الکلبی عن أبی صالح عن ابن عباس قال : أتى عبد الله بن سلام ورهط معه من أهل الكتاب نبی الله صلى الله عليه وسلم عند الظهر، فقالوا یا رسول الله، ان بیوتنا قاصية لا نجد من یجالسنا ویخالطنا دون هذا المسجد، وإن قومنا لما رأونا قد صدقنا الله ورسوله وتركنا دینهم أظهروا العداوة وأقسموا ان لا یخالطونا ولا یؤاکلونا، فشق ذلك علينا، فبیناهم یشکون ذلك إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، إذ نزلت هذه الآية على رسول الله صلى الله عليه وسلم : إنما وليکم الله ورسوله والذین آمنوا الذین یقیمون الصلاة ویؤتون الزکاة وهم راکعون : ونودی بالصلاة صلاة الظهر، وخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال : أعطاک أحد شیئاً ؟ قال : نعم . قال : من ؟ قال : ذاک الرجل القائم . قال : علی أى حال أعطاکه ؟ قال : وهو راکع . قال : وذلك علی بن أبی طالب، فکبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك وهو یقول : ومن يتول الله ورسوله والذین آمنوا فإن حزب الله هم الغالبون . (المائدة الآية 56) .

یہ آیت باتفاق مفسرین شیعہ اور اہل سنت موافق ومخالف حضرت علی کی شان میں نازل ہوئی جب کہ حضرت علی نے حالت رکوع میں زکوٰۃ کے طور پر اپنی انگوٹھی سائل کو دی۔ الدر المنثور، تفسیر کبیر۔، المعالم تنزیل وغیرہ۔

آیة ۶۷

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ -

نزلت الآية فی فضل علی بن أبی طالب علیه السلام، ولما نزلت هذه الآية أخذ بيده وقال " :من كنت مولاه فعلى مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه " فلقیه عمر رضی الله عنه فقال :هنيئاً لك يا ابن طالب أصبحت مولاي ومولى كل مؤمن ومؤمنة، وهو قول ابن عباس والبراء بن عازب ومحمد بن علی.

وأخرج عبد بن حميد وابن جرير وابن أبي حاتم وأبو الشيخ عن مجاهد قال : لما نزلت : بلغ ما أنزل اليك من ربك : قال : يا رب، إنما أنا واحد كيف أصنع ليجمع على الناس ؟، فنزلت وإن لم تفعل فما بلغت رسالته . ؟
وأخرج ابن أبي حاتم وابن مردويه وابن عساكر عن أبي سعيد الخدري قال : نزلت هذه الآية : يا أيها الرسول بلغ ما أنزل اليك من ربك : على رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم غدیر خم، في علي بن أبي طالب .
وأخرج ابن مردويه عن ابن مسعود قال : كنا نقرأ على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم : يا أيها الرسول بلغ ما أنزل اليك من ربك : ان عليا مولى المؤمنين : وإن لم تفعل فما بلغت رسالته والله يعصمك من الناس .
وأخرج ابن أبي حاتم عن عنتره . انه قال لعلي هل عندكم شيء لم يیده رسول الله صلى الله عليه وسلم للناس ؟ فقال : ألم تعلم ان الله قال : يا أيها الرسول بلغ ما أنزل اليك من ربك : والله ما ورثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم سوداء في بيضاء
ابن ابی حاتم نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ یہ آیت غدیر خم میں حضرت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی اسی وجہ سے ابن مردویہ نے عبداللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ ہم زمانہ رسول اللہ ﷺ میں اس آیت کو یوں پڑھتے تھے۔ **یا أيها الرسول بلغ ما أنزل اليك من ربك : ان عليا مولى المؤمنين : وإن لم تفعل فما بلغت رسالته والله يعصمك من الناس۔ الدر المنثور ، تفسير كبير رازی۔**

سورة الاعراف

آية ٤٩

فتولى عنهم وقال يقوم لقد ابلغتكم رسالة ربى و نصحت لكم ولكن لا تحبون النصحين۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں ہے کہ جس شقی نے ناقہ صالحؑ کو قتل کیا تھا اُس کو بہکانے والی ایک عورت تھی جس کا نام قظامہ تھا۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا ایک شقی پچھلوں میں سے ہے جس نے ناقہ صالحؑ کے پیر کاٹ ڈالے اور دوسرا علیؑ تھا راقا قاتل ہے۔ **تفسیر الثعلبی۔**

سورة التوبة

آية 19

: أَجْعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ لآخِرٍ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ۔

وروى أن المشركين قالوا لليهود : نحن سقاة الحجيج وعمار المسجد الحرام، أفنحن أفضل أم محمد وأصحابه؟ فقالت لهم

اليهود :أنتم أفضل .وقيل :إن علياً رضى الله عنه قال للعباس **تفسير الكشاف. تفسير كبير رازی**

وأخرج ابن مردويه عن ابن عباس رضى الله عنهما : أجعلتم سقاية الحاج وعمار المسجد الحرام ... الآية . قال :نزلت في علي بن أبى طالب والعباس رضى الله عنه.

وأخرج أبو نعيم في فضائل الصحابة وابن عساكر عن أنس رضى الله عنه قال :قعد العباس وشيبة صاحب البيت يفتخران، فقال له

العباس رضى الله عنه :أنا أشرف منك، أنا عم رسول الله صلى الله عليه وسلم، ووصى أبيه، وساقى الحجيج .فقال شيبة :أنا

أشرف منك، أنا أمين الله على بيته وخازنه، أفلا ائتمنك كما ائتمنتني؟ فاطلع عليهما على رضى الله عنه فأخبراه بما قالا. فقال على رضى الله عنه: أنا أشرف منكما، أنا أول من آمن وهاجر: فانطلقوا ثلاثتهم إلى النبي صلى الله عليه وسلم فأخبروه. فما أجابهم بشيء، فانصرفوا فنزل عليه الوحى بعد أيام، فأرسل إليهم فقراً عليهم: أجعلتم سقاية الحاج: إلى آخر العشر. ایک دن حضرت عباس عم رسول اور طلحہ بن شیبہ باہم فخر کر رہے تھے۔ طلحہ نے کہا کہ میں افضل ہوں اس لئے کہ خانہ کعبہ کی کنجی میرے پاس ہے، گویا میں اس کا مالک ہوں، حضرت عباس نے کہا میں تم سے افضل ہوں اس لئے کہ میں حاجیوں کو پانی پلاتا ہوں۔ اتنے میں حضرت علیؑ کا گذر ہوا اور آپ نے فرمایا میں تم دونوں سے افضل ہوں کیونکہ میں سب سے پہلے رسول اللہؐ پر ایمان لایا، اور ہجرت کی، اور جہاد کیا۔ چنانچہ یہ تینوں رسول اللہؐ کی خدمت میں پہنچے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ یعنی اللہ نے بتلادیا کہ حضرت علیؑ سب سے افضل ہیں۔ تفسیر کشاف، الثعلبی الدر المنثور

آیہ 119

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ -

وأخرج ابن مردويه عن ابن عباس في قوله: اتقوا الله وكونوا مع الصادقين: قال: مع علي بن أبي طالب. ابن مردويه نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ مع الصادقین سے مراد مع علی ابن ابی طالب ہے۔
وأخرج ابن عساکر عن أبي جعفر في قوله: وكونوا مع الصادقين: قال: مع علي بن أبي طالب. الدر المنثور
اور ابن عساکر نے حضرت امام باقر سے روایت کی ہے کہ مع الصادقین سے مراد مع علی ابن ابی طالب ہے۔ الدر المنثور۔

سورة هود

آیہ 17

أَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيْنَةٍ مِّن رَّبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابٌ مُّوسَىٰ إِمَامًا وَرَحْمَةً أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَن يَكْفُرْ بِهِ مِنَ الْأَحْزَابِ فَإِذَا لَنَارٌ مَّوْعِدُهُ فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّنْهُ إِنَّهُ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ -
أن المراد هو علي بن أبي طالب رضى الله عنه. تفسیر کبیر۔

أخرج ابن أبي حاتم وابن مردويه وأبو نعيم في المعرفة عن علي بن أبي طالب رضى الله عنه قال: ما من رجل من قريش إلا نزل فيه طائفة من القرآن. فقال له رجل: ما نزل فيك؟ قال: أما تقرأ سورة هود: أفمن كان على بينة من ربه ويتلوه شاهد منه: رسول الله صلى الله عليه وسلم على بينة من ربه وأنا شاهد منه.
وأخرج ابن مردويه وابن عساکر عن علي رضى الله عنه في الآية قال: رسول الله صلى الله عليه وسلم على بينة من ربه، وأنا شاهد منه.

وأخرج ابن مردويه من وجه آخر عن علي رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "أفمن كان على بينة من ربه أنا، ويتلوه شاهد منه قال: علي" الدر المنثور. تفسیر کبیر رازی

ابن ابی حاتم اور ابو نعیم ابن عساکر اور ابن مردویہ نے کئی ایک طریقے سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے ایک مرتبہ منبر سے یہ فرمایا کہ قریش میں سے کوئی

ایسا نہیں جس کے بارے میں کچھ نہ کچھ قرآن میں نازل نہ ہوا ہو۔ یہ سن کر ایک شخص کھڑا ہوا اور پوچھا کہ آپ کے بارے میں کیا نازل ہوا۔ آپ نے اس آیت کی تلاوت کی اور فرمایا کہ **علیٰ بینة** سے مراد حضرت رسول اللہ ہیں اور ویتلوہ شاهد منہ سے مراد میں ہوں۔

الدر المنثور، تفسیر کبیر رازی۔

سورة الرعد

آية 7

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ

روی ذلک عن ابن عباس رضی اللہ عنہما وسعيد بن جبیر، ومجاهد، والضحاك. والثالث: المنذر النبی. والهادی علی. قال ابن عباس رضی اللہ عنہما: وضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی صدرہ فقال: "أنا المنذر" ثم أوماً إلی منكب علی رضی اللہ عنہ وقال: "أنت الھادی یا علی بک یھتدی المھتدون من بعدی." **تفسیر کبیر. الدر المنثور، جامع البیان طبری**
ابن مردويه، ابن جریر طبری اور ابو نعیم، دلمی اور ابن عساکر اور ابن نجار نے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے سینہ پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ میں ڈرانے والا ہوں اور حضرت علی کے شانے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اے علی! تم ہی ہدایت کرنیوالے ہو،"
تفسیر کبیر. الدر المنثور، جامع البیان طبری

آية ۲۹

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَى لَهُمْ وَحَسُنَ مَا بَ

وأخرج ابن مردويه عن علي - رضي الله عنه - أن رسول الله صلى الله عليه وسلم، لما نزلت هذه الآية ألقى بذكر الله مطمئناً القلوب قال: "ذاك من أحب الله ورسوله، وأحب أهل بيته صادقاً غير كاذب، وأحب المؤمنين شاهداً وغائباً، ألقى بذكر الله يتحابون."

وأخرج ابن أبي حاتم عن ابن سيرين - رضي الله عنه - قال: شجرة في الجنة أصلها في حجرة علي، وليس في الجنة حجرة إلا وفيها غصن من أغصانها.

وأخرج ابن أبي حاتم عن فرقد السنجي - رضي الله عنه - قال: أوحى الله إلى عيسى ابن مريم عليه السلام في الإنجيل "يا عيسى، جد في أمري ولا تهزل، واسمع قولي وأطع أمري. يا ابن البكر البتول، إني خلقتك من غير فحل، وجعلتك وأمك آية للعالمين، فإياي فاعبد وعلى فتوكل، وخذ الكتاب بقوة. قال عيسى عليه السلام: أي رب، أي كتاب آخذ بقوة؟... قال: خذ كتاب الإنجيل بقوة، ففسره لأهل السريانية، وأخبرهم أنني أنا الله لا إله إلا أنا الحي القيوم البديع الدائم، الذي لا زوال له، فآمنوا بالله ورسوله النبي الأمي الذي يكون في آخر الزمان، فصدقوه واتبعوه صاحب الجمل والمدرعة والهاوئة والتاج، الانجل العين، المقرون الحاجبين، صاحب الكساء الذي إنما نسله من المباركة - يعني خديجة - يا عيسى، لها بيت من لؤلؤ من قصب موصل بالذهب، لا يسمع فيه أذى ولا نصب، لها ابنة - يعني فاطمة، ولها ابنان فيستشهدان يعني الحسن والحسين - طوبى لمن سمع كلامه وأدرك زمانه وشهد أيامه. قال عيسى عليه السلام: يا رب، وما طوبى؟ قال: شجرة في الجنة، أنا غرسها بيدي وأسكنها

ملائکتی، أصلها من رضوان، وماؤها من تسنیم۔" الدر المنثور

ابن ابی حاتم نے ابن سرین سے روایت کی ہے کہ طوبی بہشت میں ایک درخت ہے جس کی جڑ علی ابن ابی طالب کے گھر میں ہے اور جنت میں کوئی گھرایا نہیں جس میں اُس درخت کی شاخ نہ ہو اور پھر ابن ابی حاتم نے ایک دوسری حدیث سے فرقہ سخی سے روایت کی ہے کہ اللہ نے انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کی اے عیسیٰ! میرے کام میں سعی کرو اور لغو نہ سمجھو اور میری بات سنو اور میرا کہا مانو اے بتول باکرہ کے بیٹے! میں نے تم بغیر باپ کے پیدا کیا اور تم کو اور تمھاری ماں کو سارے جہاں کے لئے اپنی قدرت کی نشانی بنائی۔ تو تم میری عبادت کرو اور مجھ ہی پر بھروسہ رکھو اور کتاب کو مضبوطی سے پکڑے رہو۔ حضرت عیسیٰ نے عرض کیا خدا یا! میں کون سی کتاب کو مضبوطی سے پکڑوں؟ حکم ہوا کہ انجیل کو مضبوطی سے لئے رہو اور سریانیہ والوں کے سامنے اس کو بیان کرو اور اُن کو خبر دو کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں جی، قیوم، بدیع، اور دائم ہوں کبھی فنا نہ ہوں گا، اللہ اور اُس کے رسول نبی اُمی پر جو آ خر زمانہ میں ہوگا ایمان لے آؤ اور اُس کی تصدیق کرو اور اُس نبی کی متابعت کرو جو اوٹ پر سوار، بدن پر بال کے کپڑے (کملی) ہاتھ میں عصا اور سر پر تاج رکھے ہوگا، اس کی آنکھیں بڑی بڑی ہوں گی اور دونوں بھویں ملی ہوں گی۔ صاحب کساء ہوگا اُس کی نسل اُس مبارک عورت سے جاری ہوگی جس کا نام خدیجہ ہوگا، اس عورت کے واسطے اللہ نے ایک موتی کا محل بنوایا ہے جس میں سونے کا کام کیا ہوا ہے اس میں نہ کوئی تکلیف ہوگی اور نہ رنج، اس کی ایک بیٹی ہوگی جس کا نام فاطمہ ہوگا اور اس کے دو بیٹے ہوں گے حسن و حسین جو زہید ہوں گے۔ جو شخص اس نبی کے زمانے میں موجود رہا اُس کی باتیں سنے، اس کے لئے ایک طوبی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا طوبی کیا ہے؟ حکم ہوا کہ یہ بہشت کا ایک درخت ہے جس کو میں نے اپنی قدرت سے بویا ہے اور میرے فرشتوں نے اسے قائم رکھا ہے، اس کی جڑیں رضوان میں اور اس کا پانی تسنیم ہے۔ تفسیر الدر المنثور

آیہ 43

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتُ مُرْسَلًا قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ -

أخبرني أبو محمد عبد الله بن محمد الفاسي حدثنا القاضي الحسين بن محمد بن عثمان النصيبي أخبرنا أبو بكر محمد بن الحسين السميبي بحلب حدثني الحسين بن إبراهيم بن الحسين الجصاص أخبرنا الحسين بن الحكم حدثنا سعيد بن عثمان عن أبي مريم وحدثني بن عبد الله ابن عطاء قال كنت جالسا مع أبي جعفر في المسجد فرأيت ابن عبد الله بن سلام جالسا في ناحية فقلت لأبي جعفر زعموا أن الذي عنده علم الكتاب عبد الله بن سلام فقال إنما ذلك علي بن أبي طالب وفيه عن السبيعي حدثنا عبد الله بن محمد بن منصور بن الجنيد الرازي عن محمد بن الحسين بن الكتاب أحمد بن مفضل حدثنا مندل بن علي عن إسماعيل بن سلمان عن أبي عمر زاذان عن ابن الحنفية ومن عنده علم الكتاب قال هو علي بن أبي طالب۔

التعلیٰ اپنی تفسیر میں اس آیت کریمہ کے تحت لکھتے ہیں کہ ابی جعفر نے عبد اللہ ابن سلام سے کہا کہ لوگ اس آیت کریمہ کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ یہ آیت عبد ابن سلام کے بارے میں نازل ہوئی۔ تو عبد اللہ ابن سلام کہا: یہ آیت علی ابن ابی طالب کی شان میں نازل ہوئی۔ اور دیگر مفسرین نے بھی اس بات کی تصدیق کی کہ یہ آیت علی ابن ابی طالب کے بابت میں ہے

وأخرج سعيد بن منصور وابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم والنحاس في ناسخه، عن سعيد بن جبیر - رضي الله عنه - أنه

سئل عن قوله ومن عنده علم الكتاب أهو عبد الله بن سلام - رضي الله عنه ؟ قال: وكيف، وهذه السورة مكية؟

سعيد بن جبیر کہ یہ آیت عبد اللہ بن سلام کے لئے نازل ہوئی تو انہوں نے اس بات کی رد کی اور کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے یہ سورہ مکی ہے اور عبد اللہ سلام

مدینہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔

وأخرج ابن المنذر عن الشعبي قال: ما نزل في عبد الله بن سلام شيء من القرآن.. تفسير الدر المنثور، الثعلبي، تفسير فتح القدير - وغيره.

ابن المنذر نے الشعبي سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں عبد اللہ بن سلام کی شان میں کوئی آیت ہی نازل نہیں ہوئی۔

سورة الاسراء

آية 26

وَاتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تَبْذُرْ تَبْذِيرًا.

وأخرج البزار وأبو يعلى وابن أبي حاتم وابن مردويه، عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال: لما نزلت هذه الآية وآت ذی القربى حقه - دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة فأعطاهما فذك .. الثعلبي؛ الدر المنثور، تفسير ابن كثير؛ تفسير جلالين؛ تفسير فتح القدير الشوكاني؛ الكامل عبد الله بن عدی ج 5 ص 190

بزار و ابو یعلیٰ اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کو بلایا اور فک عطا فرمایا۔ اسی روایت کو ابن مردویہ نے ابن عباس سے بھی بیان کی۔ ثعلبی نے اس آیت کے تحت مزید یہ لکھا کہ شام کے بازار میں جب ایک غیر واقف شخص نے امام زین العابدینؑ سے گستاخانہ کلام کیا تو حضرت علیؑ ابن حسینؑ اس آیت کریمہ کو حوالہ دے کر اپنا تعارف کروایا۔

آية 71

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أَنَسٍ بِإِمَامِهِمْ فَمَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِإِيمَانِهِ فَأُولَٰئِكَ يَقْرَءُونَ كِتَابَهُمْ وَلَا يُظْلَمُونَ فَتِيلًا

وأخرج ابن مردويه عن علي رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " : يوم ندعوا كل أناس بإمامهم قال: يدعى كل قوم بإمام زمانهم وكتاب ربهم وسنة نبیهم . " الدر المنثور، تفسير فتح القدير الشوكاني
ابن مردویہ نے حضرت علیؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا **یوم ندعو كل أناس بإمامهم قال: يدعى كل قوم بإمام زمانهم وكتاب ربهم وسنة نبیهم.** " ہر قوم اپنے زمانے کے امام اور اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کے ساتھ بلایا جائے گا۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ امام سے مراد کتاب نہیں ہے۔ یہ کہ کتاب اور امام دو علیحدہ علیحدہ ہیں۔

سورة مريم

آية 96

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا *

وأخرج ابن مردويه والديلمي، عن البراء قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلی " قل: اللهم اجعل لي عندك عهداً، واجعل لي عندك وُدّاً، واجعل لي في صدور المؤمنين مودة " فأنزل الله : إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات سيجعل لهم

الرحمن ودّاً ، قال : فنزلت في عليّ.

وأخرج الطبرانی وابن مردويه، عن ابن عباس قال : نزلت في علي بن أبي طالب : إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات سيجعل لهم

الرحمن ودّاً. قال : محبة في قلوب المؤمنين. الدر المنثور

ابن مردويه اور دیلمی نے براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اکرم ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا اے علیؑ کہو اللہ اپنی بارگاہ میں میرے لئے عہد و پیمان اور محبت قرار دے اور مومنین کے دل میں میری محبت قائم کر اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت کریمہ حضرت علیؑ کے لئے نازل ہوئی۔

الدر المنثور، تفسیر فتح القدیر الشوکانی۔ ایسا ہی تفسیر الثعالبی اور تفسیر کشاف

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي يا علي قل اللهم اجعل لي عندك عهداً، واجعل لي في صدور المؤمنين مودة " فأنزل الله هذه الآية. وعن ابن عباس رضي الله عنهما : يعني يحبهم الله ويحبهم إلى خلقه. وعن رسول الله صلى الله عليه وسلم :

تفسير الكشاف

سورة طه

آية 25 - 30

: قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي * وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي * وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي * : يَقْفَهُوا قَوْلِي * : * وَاجْعَلْ لِّي وَزِيْرًا مِّنْ أَهْلِي * : * : هَارُونَ أَخِي *

وأخرج السلفی فی الطیوریات بسند واه، عن أبی جعفر محمد بن علی قال : " لما نزلت : واجعل لی وزیراً من أهلی، هارون أخی اشدد به أزری کان رسول الله صلى الله عليه وسلم - علی جبل، ثم دعا ربه وقال " اللهم اشدد أزری بأخی علی " فأجابه

إلى ذلك .. الدر المنثور

ابن مردويه، خطیب بغدادی، اور ابن عساکر نے حضرت اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک پہاڑ کے مقابل میں کھڑے ہو کر یہ فرمایا اے اللہ ! میں تجھ سے وہی سوال کرتا ہوں جو میرے بھائی موسیٰ علیہ السلام نے کیا تھا کہ میرے سینہ کو کشادہ کر دے اور میرے کام کو آسان کر دے اور میری زبان کھول دے تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ لیں اور میرے اہلیت میں سے میرے بھائی علیؑ کو میرا وزیر بنا اور اس کے ذریعہ سے میری پشت کو مضبوط بنادے۔ اسی کو السلفی نے ابی جعفر محمد بن علیؑ سے روایت کیا۔ .. الدر المنثور

آية 132

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى

وأخرج ابن مردويه وابن عساكر وابن النجار، عن أبي سعيد الخدري قال : " لما نزلت : وأمر أهلك بالصلاة : " كان النبي صلى الله عليه وسلم يجيء إلى باب عليّ صلاة الغداة ثمانية أشهر يقول : الصلاة رحمكم الله : إنما يريد الله ليذهب عنكم

الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيراً : [الأحزاب. 33 : .. الدر المنثور

ابن مردویہ ابن عساکر اور ابن نجار نے ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ آٹھ مہینے حضرت علیؑ کے دروازے پر جاتے اور یہ فرماتے: الصلاة رحمکم اللہ: إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا۔
سورة الأحزاب: ۳۳۔

سورة الانبياء

آية 101

إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ *

یروی اُن علیاً رضی اللہ عنہ قرأ هذه الآية ثم قال : أنا منهم۔۔، تفسیر الکشاف۔ الدر المنثور
ابن ابی حاتم اور ابن عدی اور ابن مردویہ نے نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ انا منهم، میں اُن ہی میں ہوں۔

سورة النور

آية 36

فِي بُيُوتٍ أُذِنَ لِلَّهِ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ۔

وأخرج ابن مردويه عن أنس بن مالك وبريدة قال : " قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الآية : في بيوت أذن الله أن ترفع : فقام إليه رجل فقال : أي بيوت هذه يا رسول الله؟ قال : بيوت الأنبياء . فقام إليه أبو بكر فقال : يا رسول الله هذا البيت منها؟ البيت على وفاطمة قال : نعم . من أفاضله١ ۔ تفسیر الدر المنثور، الثعلبی۔

انس بن مالک اور بریدہ سے ابن مردویہ نے یہ روایت لی ہے کہ جب یہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے کون سے گھر مراد ہیں۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء کے گھر۔ یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ کھڑے ہوئے اور حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؓ کے گھر کی طرف اشارہ کر کے پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہ گھر بھی انہیں گھروں میں شامل ہیں؟۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں بلکہ اُن میں بھی سب سے افضل ہے۔

سورة الفرقان

آية 54

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا

آخرها أخبرني أبو عبد الله القسائني قال أخبرنا أبو الحسن النصيبي القاضي قال أخبرنا أبو بكر السبيعي الحلبي قال حدثنا علي بن العباس المقانعي قال حدثنا جعفر بن محمد بن الحسين قال حدثنا محمد بن عمرو قال حدثنا حسين الأشقر قال حدثنا أبو قتيبة التيمي قال سمعت ابن سيرين يقول في قول الله سبحانه وتعالى وهو الذي خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا قال نزلت في النبي صلى الله عليه وسلم وعلي بن أبي طالب زوج فاطمة عليا وهو ابن عمه وزوج ابنته فكان نسبا وصهرا . الثعلبي

یہ حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت علیؓ کے بارے میں نازل ہوئی جو رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی اور ان کی بیٹی حضرت فاطمہؓ کے شوہر تھے۔
اس لئے جناب رسول اللہ ﷺ نسب اور صہر ہوئے۔ تفسیر الثعلبی

سورة الشعراء

آیة 214

وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ

وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ"، روى محمد بن إسحاق، عن عبد الغفار بن القاسم، عن المنهال بن عمرو، عن عبد الله بن الحارث بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب، عن عبد الله بن عباس، عن علي بن أبي طالب. قال: لما نزلت هذه الآية على رسول الله صلى الله عليه وسلم: "وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ"، دعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا علي إن الله يأمرني أن أنذر عشيرتي عليها جاثني جبريل، فقال لي: يا محمد إنا تفعل ما تؤمر يعذبك ربك، فاصنع لنا صاعاً من طعام واجعل عليه رجل شاة، واملاً لنا عساً من لبن، ثم اجمع لي بني عبد المطلب حتى أبلغهم ما أمرت به. قال علي رضي الله عنه: ففعلت ما أمرني به رسول الله صلى الله عليه وسلم، ثم دعوتهم له، وهم يومئذ أربعون رجلاً، يزيدون رجلاً أو ينقصونه، فيهم أعمامه: أبو طالب، وحمزة، والعباس، وأبو لهب، فلما اجتمعوا إليه دعاني بالطعام الذي صنعت فجئت به، فلما وضعته تناول رسول الله صلى الله عليه وسلم جذبة من اللحم، فشققها بأسنانه ثم ألقاها في نواحي الصحيفة، ثم قال: خذوا باسم الله، فأكل القوم حتى مالهم بشيء حاجة، وإيم الله إن كان الرجل الواحد منهم ليأكل مثل ما قدمت لجميعهم. ثم قال: اسق القوم فجئتهم بذلك العس، فشربوا حتى رووا جميعاً، وإيم الله إن كان الرجل الواحد منهم ليشرب مثله. فلما أراد رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يكلمهم بدره أبو لهب فقال: سحركم صاحبكم، فتفرق القوم ولم يكلمهم رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال الغد: يا علي إن هذا الرجل قد سبقني إلى ما سمعت من القوم فتفرق القوم قبل أن أكلمهم، فعد لنا من الطعام بمثل ما صنعت ثم اجمعهم، ففعلت ثم جمعتهم فدعاني بالطعام فقربته، ففعل كما فعل بالأمس، فأكلوا وشربوا ثم تكلم رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: يا بني عبد المطلب إني قد جئتكم بخير الدنيا والآخرة. وقد أمرني الله تعالى أن أدعوكم إليه، فأياكم يواظرنى على أمرى هذا؟ ويكون أخى ووصيتى وخليفتى فيكم، فأحجم القوم عنها جميعاً، فقلت: وأنا أحدثهم سناً -أنا يا نبى الله أكون وزيرك عليه. قال: فأخذ برقبتي ثم قال: إن هذا أخى ووصيتى وخليفتى فيكم، فاسمعوا له وأطيعوا، فقام القوم يضحكون، ويقولون لأبى طالب: قد أمرك أن تسمع لعلى وتطيع. المعالم التنزيل البغوى: تفسير الدر المنثور.

صحيح البخارى كتاب التفسير (ورھطک منهم المخلصين)

صاحب تفسیر معالم التنزیل علامہ بغوی نے اس آیت کی شان نزول میں یہ روایت ابن عباس سے کہ فرمایا ابن عباسؓ نے: مجھ سے حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ جب آیت نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اللہ کا ایسا حکم ہے مگر میں جانتا تھا کہ ان لوگوں کو اس حکم کے سنانے سے سوائے رنج کوئی فائدہ نہیں اس لئے میں ساکت رہا مگر یہ حکم دوبارہ سختی کے ساتھ آیا۔ لہذا اس حکم کے بجالانے کے لئے تم (حضرت علیؓ) روٹی اور گوشت، دودھ کا انتظام کرو۔ جب شام ہوئی تو آپ ﷺ نے قریش سے عباس، ابوطالب، حمزہ اور ابولہب ایسے چالیس آدمیوں کو بلا بھیجا اور یہ کھانا ان

کے سامنے رکھا گیا۔ آپ ﷺ نے اس کھانے کو اپنا دست کرم لگایا اس کے بعد سب کھانے لگے۔ پھر جب کھا کر سیر ہو گئے۔ حالانکہ مقدار میں یہ کھانا بظاہر صرف ایک آدمی کی غذا سے زیادہ نہ تھا۔ جب سب کھا چکے تو آنحضرت ﷺ نے چاہا کہ کچھ کہیں مگر ابولہب نے بات کاٹ کر حضرت علیؑ سے کہا تمہارے صاحب نے جادو کیا ہے۔ چنانچہ سب لوگ چلے گئے۔ دوسرے دن مجھے (حضرت علیؑ کو) کھانے کا انتظام کرنے کے لئے فرمایا۔ چنانچہ حسب سابق لوگ آئے اور کھانا کھا چکنے کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اے فرزند عبد مناف میں تمہارے پاس دنیا اور آخرت کی نیکی لیکر آیا ہوں اور یہ ایسی خبر ہے کہ اس قبل کوئی ایسی خبر نہیں لے آیا۔ مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ تمہیں اس کی طرف دعوت دوں تو تم میں سے کون ہے جو میرا وزیر بنے اور میرے کام میں میری مدد کرے تاکہ وہ میرا بھائی، میرا وصی اور میرا خلیفہ تمہارے درمیان میں ہو، جب کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ تو حضرت علیؑ فرماتے ہیں: میں اٹھا اور عرض کی یا رسول اللہ۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا اور پھر حضرت علیؑ کے کوئی نہ اٹھا اور نہ کسی نے جواب دیا۔ تب حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ہی میرے وزیر اور میرے وصی میرے بھائی اور میرا خلیفہ ہو۔ یہ روایت الدر المنثور نے باختلاف الفاظ مفسرین کے علاوہ مسند احمد بن حنبل، کنز العمال، ابن عساکر، تاریخ طبری میں مذکور ہے۔ صحیح بخاری کتاب التفسیر میں ہے کہ ابن عباسؓ آیت **وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ** کے بعد **وَرَهْطَكَ مِنْهُمْ الْمَخْلَصِينَ** پڑھتے تھے۔

سورة السجدة

آیہ 18

أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوُونَ

الآیہ نزلت فی علی بن ابی طالب والولید بن عقبہ بن ابی معیط אחی عثمان لأمه وذلك أنه كان بينهما تنازع وكلام في شيء فقال الوليد لعلی أسكت فإنك صبي وأنا والله أبسط منك لسانا وأحد منك سنانا وأشجع جنانا وأملأ منك حشوا في الكتيبة فقال له علی اسكت فإنك فاسق فأنزل الله عز وجل أفمن كان مؤمنا كمن كان فاسقا لا يستون ولم يقل يستويان لأنه لم يرد بالمؤمن مؤمنا واحدا وبالفاسق فاسقا واحدا وإنما أراد جميع الفساق وجميع المؤمنين. الثعلبي، كشاف، الدر المنثور یہ آیت نازل ہوئی اس وقت جب حضرت علیؑ میں اور ولید بن عقبہ جو حضرت عثمانؓ کا ماں کے طرف سے بھائی تھا اس بات پر تکرار ہوئی کہ کون افضل ہے۔ ولید بن عقبہ نے کہا یا علیؑ تم ابھی بچے ہو میں تم سے زیادہ شجاع، اور بہتر نیزہ باز وغیرہ وغیرہ ہوں۔ تو حضرت علیؑ نے اُس کہا: چپ رہ کہ تو فاسق ہے۔ اُس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ جس کا ذکر مفسرین میں سے الثعلبی، کشاف، الدر المنثور نے کیا ہے۔

سورة الاحزاب

آیہ 25

وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا

وأخرج ابن أبي حاتم وابن مردويه وابن عساكر عن ابن مسعود رضي الله عنه أنه كان يقرأ هذا الحرف : وكفى الله المؤمنين القتال [بعلی بن ابی طالب]۔

الدر المنثور؛ تفسیر قرطبی؛ مجمع البیان الطبرسی؛ النکت والعیون تفسیر الماوردی؛ تفسیر القرآن ابن عبد سلام۔

ابن ابی حاتم وابن مردويه وابن عساکر نے عبد اللہ ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ اس آیت کو ہم بزمانہ رسول اللہ ﷺ یوں پڑھتے تھے **وَكُفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ** بعلی بن ابی طالب۔

آیہ 33

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

أخرج عبد بن حميد وابن المنذر عن محمد بن سيرين قال: ثبت أنه قيل لسودة زوج النبي صلى الله عليه وسلم رضى الله عنها: ما لك لا تحجّين، ولا تعتمرين كما يفعل أخواتك؟ إلفقلت: قد حججت، واعتمرت، وأمرني الله أن أقر في بيتي، فوالله لا أخرج من بيتي حتى أموت قال: فوالله ما خرجت من باب حجرتها حتى أخرجت بجنازتها. وأخرج ابن أبي شيبة وابن سعد وعبد الله بن أحمد في زوائد الزهد وابن المنذر عن مسروق رضى الله عنه قال: كانت عائشة رضى الله عنها إذا قرأت: **وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ**: بكت حتى تبل خمارها. حضرت عائشہ جب اس آیت کو بعد جنگ جمل جب بھی پڑھتی تھیں تو اتنا روتی تھیں کہ آنسوؤں سے چادر تر ہو جاتی تھی۔

الدر المنثور، تفسیر قرطبی، تفسیر فتح القدیر، طبقات ابن سعد۔ وغیرہ

وأخرج أحمد عن أبي هريرة رضى الله عنه " أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لنسائه عام حجة الوداع هذه، ثم ظهور الحصر قال: فكان كلهن يحجن إلا زينب بنت جحش، وسودة بنت زمعة، وكانتا تقولان: والله لا تحر كنا دابة بعد أن سمعنا ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم "

وأخرج ابن أبي حاتم عن أم نائلة رضى الله عنها قالت: جاء أبو برزة فلم يجد أم ولد في البيت، وقالوا ذهبت إلى المسجد، فلما جاءت صاح بها فقال: ان الله نهى النساء أن يخرجن، وأمرهن يقرن في بيوتهن، ولا يتبعن جنازة، ولا يأتين مسجداً، ولا يشهدن جمعة.

اللہ نے منع کیا تھا ازواج رسولؐ کو باہر نکلنے کے لئے اور تاکید کی تھی گھر میں رہیں اس سے باہر نہ آئیں۔ نہ شیع جنازہ کے لئے، نہ ہی وہ مسجد میں آئیں اور نہ ہی نماز جمعہ میں شریک ہوں۔

أخبرنا أبو سعيد أحمد بن محمد الحميدى، أخبرنا عبد الله الحافظ، أخبرنا أبو العباس محمد بن يعقوب حدثنا الحسن بن مكرم، أخبرنا عثمان بن عمر، أخبرنا عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار، عن شريك بن أبي نمر، عن عطاء بن يسار، عن أم سلمة قالت: في بيتي أنزلت: **إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ** :، قالت: "فأرسل رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى فاطمة وعلي والحسن والحسين، فقال: «هؤلاء أهل بيتي»»، قالت: فقلت يا رسول الله أما أنا من أهل البيت؟ قال: «بلى إن شاء الله.» " قال زيد بن أرقم: أهل بيته من حُرِّمِ الصدقة عليه بعده، آل علي وآل عقيل وآل جعفر وآل عباس.

تفسیر معالم التنزیل البغوی؛ تفسیر الثعلبی؛ تفسیر الکبیر،

مکمل دلائل کہ اہلبیت سے مراد حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ، حضرت حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ علیہم السلام ہیں۔

آیہ 53

وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَلِكَ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا

وأخرج ابن مردويه عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رجل: لئن مات محمد صلى الله عليه وسلم لأتزوجن عائشة. فأنزل الله: وما كان لكم أن تؤذوا رسول الله....

وأخرج ابن جرير وابن أبي حاتم عن عبد الرحمن بن زيد بن أسلم قال: بلغ النبي صلى الله عليه وسلم أن رجلاً يقول: إن توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوجت فلانة من بعده، فكان ذلك يؤذي النبي صلى الله عليه وسلم، فنزل القرآن: وما كان لكم أن تؤذوا رسول الله... .

وأخرج ابن أبي حاتم عن السدي رضي الله عنه قال: بلغنا أن طلحة بن عبيد الله قال: أيحببنا محمد عن بنات عمنا، ويتزوج نسائنا من بعدنا، لئن حدث به حدث لنتزوجن نسائه من بعده. فنزلت هذه الآية.

مختلف رواة سے یہ مذکور ہے کہ جب آیت حجاب نازل ہوئی تو طلحہ نے یہ کہا تھا کہ: یہ تو اندھیر ہے کہ ہم اپنی پچازادیوں سے بھی پردہ کریں۔ اگر رسول اللہ ﷺ وفات پائیں گے تو میں عائشہ سے نکاح کروں گا۔ اس بات کا جب رسول اللہ ﷺ علم ہوا اور آپ کو اس بات سے اذیت ہوئی۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی کہ تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو اذیت دو اور نہ یہ جائز ہے کہ تم ان کے بعد کبھی بھی ان کی بی بیوں سے نکاح کرو۔ بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑا عظیم گناہ ہے۔

وأخرج عبد الرزاق وعبد بن حميد وابن المنذر عن قتادة رضي الله عنه قال: قال طلحة بن عبيد الله: لو قبض النبي صلى الله عليه وسلم تزوجت عائشة رضي الله عنها. فنزلت: وما كان لكم أن تؤذوا رسول الله...

وأخرج ابن سعد عن أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم في قوله وما كان لكم أن تؤذوا رسول الله.. قال: نزلت في طلحة بن عبيد الله لأنه قال: إذا توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوجت عائشة رضي الله عنها. الدر المنثور؛ تفسير الكبير رازی؛ المعالم التنزيل البغوی.

آیہ 56

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

"اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى" ولكن للعلماء تفصيلاً في ذلك: وهو أنها إن كانت على سبيل التبع كقولك: صلى الله على النبي وآله، فلا كلام فيها. وأما إذا أفرد غيره من أهل البيت بالصلاة كما يفرد هو، فمكروه، لأن ذلك صار شعاراً لذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم، ولأنه يؤدي إلى الاتهام بالرفض. تفسير كشاف الزمخشري

علامہ زمخشری اپنی تفسیر کشاف میں لکھتے ہیں کہ علماء اس وجہ سے پسند نہیں کرتے کہ شیعوں نے اپنے ائمہ پر صلوات بھیجنا کا شعار قرار دے لیا ہے تو ایسا نہ ہو کہ ہم بھی فرض سے متہم ہو جائیں۔

آیہ 57

: إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا * : وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغْيٍ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدْ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا

وقيل: نزلت في ناس من المنافقين يؤذون علياً رضي الله عنه ويسمعونه. تفسير الكشاف زمخشري؛ الشعلبي.

یہ اس لئے نازل ہوئی کہ منافقین رسول اللہ ﷺ کو حضرت علیؑ کے بابت اذیت دیتے تھے۔

وأخرج الحاكم عن ابن أبي مليكة قال: جاء رجل من أهل الشام، فسب علياً رضي الله عنه عند ابن عباس رضي الله عنهما، فحصبه ابن عباس رضي الله عنهما وقال: يا عدو الله أذيت رسول الله إن الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والآخرة. لو كان رسول الله صلى الله عليه وسلم حياً لأذتيه. الدر المنثور

حاکم نے ابن ابی ملیکہ سے نقل کیا کہ ایک شخص شام کا رہنے والا حضرت علیؑ پر لعنت کر رہا تھا جب حضرت ابن عباسؓ کو اس کا علم ہوا تو آپ اُس کے پاس آئے اور کہا اے دشمن خدا اور رسول تو نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دی اور جس نے اللہ اور اُس کے رسول کو اذیت اس پر اللہ کی لعنت اس دنیا اور آخرت میں اور ابن عباسؓ نے اس آیت کی تلاوت کی۔

سورة الصافات

آیہ 130

: سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ * : إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ * : إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ

(آل یاسین) آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم. تفسیر رازی

وأخرج ابن أبي حاتم والطبرانی وابن مردويه عن ابن عباس رضي الله عنهما في قوله: سلام على إبراهيم: قال: نحن آل

محمد: آل ياسين: الدر المنثور

فمن قرأ آل ياسين بالمد فإنه أراد آل محمد. الشعلبي

تمام مذکور مفسرین نے یہ لکھا ہے کہ آل یاسین سے مراد آل محمد ﷺ و آلہ ہیں۔

سورة الزمر

آیہ 33

: وَالَّذِي جَاءَ بِالصُّدُقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ *

وأخرج ابن مردويه عن أبي هريرة: قال: رسول الله صلى الله عليه وسلم: وصدق به: قال: علي بن

أبي طالب رضي الله عنه. الدر المنثور

ابن مردویہ نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا کہ جس نے تصدیق کے ہے سے علیؑ ابن ابی طالب مراد ہیں۔

سورة الشورى

آیہ 23

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا لِمَوَدَّةٍ فِي الْقُرْبَىٰ وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ ۔

نقل صاحب «الکشاف»: «عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنه قال " : من مات علی حب آل محمد مات شهیداً ألا ومن مات علی حب آل محمد مات مغفوراً له، ألا ومن مات علی حب آل محمد مات تائباً، ألا ومن مات علی حب آل محمد مات مؤمناً مستکمل الإیمان، ألا ومن مات علی حب آل محمد بشره ملک الموت بالجنة ثم منکر ونکیر، ألا ومن مات علی حب آل محمد یزف إلى الجنة كما تزف العروس إلى بیت زوجها، ألا ومن مات علی حب آل محمد فتح له فی قبره بابان إلى الجنة، ألا ومن مات علی حب آل محمد جعل الله قبره مزار ملائكة الرحمة، ألا ومن مات علی حب آل محمد مات علی السنة والجماعة، ألا ومن مات علی بغض آل محمد جاء يوم القيامة مكتوباً بین عينیه آیس من رحمة الله، ألا ومن مات علی بغض آل محمد مات کافراً، ألا ومن مات علی بغض آل محمد لم یشم رائحة الجنة"»

هذا هو الذى رواه صاحب «الکشاف»، وأنا أقول : آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم هم الذين يؤول أمرهم إليه فكل من كان أمرهم إليه أشد وأكمل كانوا هم الآل، ولا شك أن فاطمة وعلياً والحسن والحسين كان التعلق بينهم وبين رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أشد التعلقات وهذا كالمعلوم بالنقل المتواتر فوجب أن يكونوا هم الآل، وأيضاً اختلف الناس فى الآل فقليل هم الأقارب وقيل هم أمته، فإن حملناه على القرابة فهم الآل، وإن حملناه على الأمة الذين قبلوا دعوته فهم أيضاً آل فنبت أن على جميع التقديرات هم الآل، وأما غيرهم فهل يدخلون تحت لفظ الآل؟ فمختلف فيه. وروى صاحب «الکشاف» «أنه لما نزلت هذه الآية قيل يا رسول الله من قرابتك هؤلاء الذين وجبت علينا مودتهم؟ فقال على وفاطمة وابناهما، فنبت أن هؤلاء الأربعة أقارب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وإذا ثبت هذا وجب أن يكونوا مخصوصين بمزيد التعظيم ويدل عليه وجوه: الأول: قوله تعالى: : **إِلَّا لِمَوَدَّةٍ فِي الْقُرْبَىٰ** : ووجه الاستدلال به ما سبق الثانى : لا شك أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم كان يحب فاطمة عليها السلام قال صلی اللہ علیہ وسلم " : فاطمة بضعة منى يؤذيها ما يؤذيها " وثبت بالنقل المتواتر عن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أنه كان يحب علياً والحسن والحسين وإذا ثبت ذلك وجب على كل الأمة مثله لقوله: **وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ** ۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ نے جو شخص آل محمد کی محبت پر مر جائے وہ شہید مرتا ہے جو شخص آل محمد کی محبت پر مرے وہ مغفور ہے اور جو آل محمد کی محبت میں مرے وہ ایسا جیسے وہ توبہ کر کے مرا۔ اور جو آل محمد کی محبت میں مرے وہ کامل الایمان مرا اور جو آل محمد کی محبت میں مرے اُس کو ملک الموت اور منکر و نکیر بہشت کی خوش خبری دیتے ہیں، اور جو آل محمد کی محبت پر مراد وہ بہشت میں اس طرح بھیجا جائے گا جیسے دہن اپنے شوہر کے گھر۔ اور جو آل محمد کی محبت پر اُس کی قبر کو خدا رحمت کے فرشتوں کی زیارت گاہ بنا دیتا ہے اور جو آل محمد کی محبت میں مرے وہ سنت والجماعت کی موت مرا۔ اور جو آل محمد کی دشمنی پر مرا قیامت کے دن اُس کی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ یہ اللہ کی رحمت سے دور ہے، اور یاد رکھو جو کہ آل محمد کی دشمنی پر مراد وہ کافر ہے۔ اور جو آل محمد کی دشمنی پر مراد وہ بے جنت نہیں سوگتہ سکتا۔ پھر لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ وآلہ جن کی محبت اللہ نے واجب کی ہے وہ کون ہیں؟ فرمایا: علیؑ، فاطمہؑ اور اُن کے فرزند حسن اور حسین (علیہما السلام)۔ پھر فرمایا جو میرے اہلبیت پر ظلم کرے اور مجھ کو میرے اہل بیت کے بارے میں اذیت دے اُس پر بہشت حرام ہے۔ **تفسیر کشاف، تفسیر کبیر رازی، الدر المنثور**۔ اور دلیل میں صاحب **تفسیر کشاف بخاری** نے ذیل کی آیات پیش کی۔

الأعراف 158 :- وَلَقَوْلُهُ تَعَالَى: فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ

النور 63 :- وَلَقَوْلُهُ: قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ :

آل عمران 31: ولقوله سبحانه: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ :

الأحزاب :: 21: أن الدعاء للآل منصب عظيم ولذلك جعل هذا الدعاء خاتمة التشهد في الصلاة وهو قوله اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وارحم محمدًا وآل محمد، وهذا التعظيم لم يوجد في حق غير الآل، فكل ذلك يدل على أن حب آل محمد واجب،

وقال الشافعي رضي الله عنه: تاريخ مدينة دمشق ج ٥١ ص ٣١٤.

يا راكبا قف بالخصب من منى
واهتف بقاعد خيفها والناهض
سحراً إذا فاض الحجيج إلى من
فيضاً كملتطم الفرات الفاض
لو كان رفضاً حب آل محمد
فليشهد الثقلان أني رافضي

سورة الزخرف

آية 41

فَأَمَّا نَذَهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُونَ *

وأخرج ابن مردويه من طريق محمد بن مروان، عن الكلبي، عن أبي صالح، عن جابر بن عبد الله " : عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله : فإما نذهب بك فإننا منهم منتقمون : نزلت في علي بن أبي طالب، أنه ينتقم من الناكثين والقاسطين بعدى."

الدر المنثور

ابن مردويه نے سلسلہ رواۃ مذکور کے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ یہ آیت علی ابن ابی طالب کی شان میں نازل ہوئی کیونکہ وہ میرے بعد ناکثین (جمل میں بیعت کر کے بیعت توڑ دی)، اور قاسطین (صفین) سے لڑیں گے۔ الدر المنثور

آية 45

وَأَسْأَلُ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ

أخبرنا الحسين بن محمد الدينوري حدثنا أبو الفتح محمد بن الحسين بن محمد بن الحسين الأزدي الموصلي حدثنا عبد الله بن محمد بن غزوان البغدادی حدثنا علي بن جابر حدثنا محمد بن خالد بن عبد الله ومحمد بن إسماعيل قالوا حدثنا محمد بن فضل عن محمد ابن سوقة عن إبراهيم عن علقمة عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتاني ملك فقال يا محمد واسأل من أرسلنا من قبلك من رسلنا على ما بعثوا قال قلت على ما بعثوا قال على ولايتك وولاية علي بن أبي طالب.

الشملي

فرمایا رسول اللہ ﷺ و آلہ نے کہ شب معراج میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اُس نے پوچھا کہ آپ سے قبل جو انبیاء آئے تھے اُن سے یہ پوچھئے کہ وہ لوگ

کس عہد و پیاں پر بھیجے گئے تھے۔ آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اُن پیغمبروں سے پوچھا اُن لوگوں نے جواب دیا کہ آپؐ کی رسالت اور علیؑ ابن ابی طالب کی ولایت کے عہد پر بھیجے گئے تھے۔ تفسیر الثعلبی۔

سورة محمد

آیة 29

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ أَنْ لَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ

وَأُخْرِجَ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ وَابْنُ عَسَاكَرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ: وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ: قَالَ: بِيَغْضَاهُمْ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

وَأُخْرِجَ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كُنَّا نَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا

بِيَغْضَاهُمْ عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ. الدر المنثور

ابن مردویہ اور ابن عساکر نے ابوسعید خدریؓ سے اس آیت کے بارے میں روایت کی ہے کہ فرمایا: تم علیؑ کے بغض سے اُن لوگوں کو پہچان لو گے۔ پھر عبداللہؓ ابن مسعود سے روایت ہے کہ ہم منافقین کو صرف علیؑ کی دشمنی سے پہچانتے تھے۔ الدر المنثور

سورة النجم

آیة 1

: وَالنَّجْمُ إِذَا هَوَىٰ : * : مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ : * : وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ : * : إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ :

وَأُخْرِجَ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ عَنْ أَبِي الْحَمْرَاءِ وَحِبِّ الْعَرَنِيِّ قَالَا: "أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسُدَّ الْأَبْوَابَ الَّتِي فِي الْمَسْجِدِ،

فَشَقَّ عَلَيْهِمْ، قَالَ حِبَّةٌ: إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى حِمَزَةٍ بَنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ تَحْتَ قَطِيفَةِ حِمْرَاءَ وَعَيْنَاهُ تَذُرْفَانُ، وَهُوَ يَقُولُ: أَخْرَجْتَ

عَمَّكَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالْعَبَّاسَ، وَأَسْكَنْتَ ابْنَ عَمِّكَ؟ فَقَالَ رَجُلٌ يَوْمَنْدٌ: مَا يَأْلُوا يَرْفَعُ ابْنَ عَمِّهِ، قَالَ: فَعَلِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمْ، فَدَعَا الصَّلَاةَ جَامِعَةً، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَلَمْ يَسْمَعْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً قَطُّ

كَانَ أُبْلَغَ مِنْهَا تَمْجِيداً وَتَوْحِيداً، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا أَنَا سَدَدْتُهَا وَلَا أَنَا فَتَحْتُهَا وَلَا أَنَا أَخْرَجْتُكُمْ وَأَسْكَنْتَهُ، ثُمَّ قَرَأَ:

وَالنَّجْمُ إِذَا هَوَىٰ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ.: الدر المنثور

ابن مردویہ نے ابی الحمراء اور حبیب العرنی سے روایت کی ہے کہ حکم دیا رسول اللہ ﷺ وآلہ نے کہ سوائے حضرت علیؑ جتنے دروازے مسجد نبی میں

تھے سب بند کر دئے جائیں۔ یہ حکم سب پر گراں گذرا۔ جبہ کہتے ہیں کہ: میں یہ دیکھ رہا تھا حضرت حمزہؓ سرخ چادر اوڑھے ہوئے لیٹے تھے اور اُن کی

آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور کہہ رہے تھے: تم نے اپنے چچا کو اور ابو بکرؓ و عمرؓ اور عباسؓ کو تو نکال دیا مگر اپنے چچا زاد بھائی علیؑ کو جگہ دی۔ اس پر ایک شخص بولا کہ

رسولؐ نے اپنے چچا زاد بھائی کا درجہ بلند کرنا چاہا۔ یہ خبر جب آنحضرت ﷺ وآلہ کو پہنچی تو آپؐ نے سب لوگوں کو جمع کیا اور منبر پر تشریف لے گئے اور ایسا

فصیح و بلیغ خطبہ دیا جیسا کبھی بھی کسی نے نہیں سنا۔ جب خطبہ ختم ہوا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا ایہا الناس! میں نے اپنے مرضی سے دروازے نہیں بند کئے اور

نہ تم لوگوں کو اپنی مرضی سے نکالا اس کے بعد آپؐ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی۔ الدر المنثور

سورة الرحمن

آیہ-19

: مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ : * : بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ : * : فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ : * : يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ : * : فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ :

وأخرج ابن مردويه عن ابن عباس في قوله : مرج البحرين يلتقيان : قال علي وفاطمة : بينهما برزخ لا يبغيان : قال : النبي صلى الله عليه وسلم " : يخرج منهما اللؤلؤ والمرجان : قال : الحسن والحسين . "

ابن مردويه نے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ نے دونوں دریا علیؑ وفاطمہؑ ہیں اور جد (برزخ) رسول اللہؐ ہیں اور موتی اور مرجان حسنؑ اور حسینؑ ۔

وأخرج ابن مردويه عن أنس بن مالك في قوله : مرج البحرين يلتقيان : قال : علي وفاطمة : يخرج منهما اللؤلؤ والمرجان : قال : الحسن والحسين . الدر المنثور

اس روایت کو انس ابن مالک سے ہے کہ دریا سے مراد حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ ہیں اور موتی اور مرجان سے مراد امام حسنؑ اور امام حسینؑ علیہما السلام ہیں ۔

سورة الواقعة

آیہ-10

: وَ السَّابِقُونَ السَّابِقُونَ

وأخرج ابن أبي حاتم وابن مردويه عن ابن عباس رضى الله عنهما في قوله : : والسابقون السابقون : قال : يوشع بن نون سبق إلى موسى ومؤمن آل يس سبق إلى عيسى وعلى بن أبي طالب رضى الله عنه سبق إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم .

وأخرج ابن مردويه عن ابن عباس في قوله : : والسابقون السابقون : قال : نزلت في حزقيل مؤمن آل فرعون ، وحبيب النجار الذى ذكر فى يس ، وعلى بن أبي طالب ، وكل رجل منهم سابق أمته ، وعلى أفضلهم سبقاً . الدر المنثور .

ابن مردويه نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ سابقین سے تین ہیں حضرت یوشع بن نونؑ ، ومؤمن آل یاسینؑ ، اور حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ ۔ دوسری روایت سے حزقیل مؤمن آل فرعونؑ ، حبیب النجارؑ اور حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ اور ان سب میں افضل حضرت علیؑ ہیں ۔ . الدر المنثور

المجادلة

آیہ-12

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةٌ ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ

قال مجاهد: نهوا عن المناجاة حتى يتصدقوا , فلم يناجِهْه إلا على رضى الله عنه , تصدق بدينار وناجاه , ثم نزلت الرخصة فكان على رضى الله عنه يقول : آية فى كتاب الله لم يعمل بها أحد قبلى ولا يعمل بها أحد بعدى وهى آية المناجاة .

وروى عن على رضى الله عنه قال : لما نزلت هذه الآية دعانى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال : أما ترى ديناراً؟ قلت : لا

يطيقونه، قال :فكم قلت :حبة أو شعيرة، قال :إنك لزهيد، فنزلت :::أَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقْتُمْ : ، قال علي رضي الله تعالى عنه :فبى قد خفف الله عن هذه الأمة .معالم التنزيل

وأخرج سعيد بن منصور وابن راهويه وابن أبي شيبة وعبد بن حميد وابن المنذر وابن أبي حاتم وابن مردويه والحاكم وصححه عن عليّ قال :إن في كتاب الله لآية ما عمل بها أحد قبلي، ولا يعمل بها أحد بعدى آية النجوى : يا أيها الذين آمنوا إذا ناجيتم الرسول فقدموا بين يدي نجواكم صدقة : كان عندى دينار فبعته بعشرة دراهم، فكنت كلما ناجيت النبي صلى الله عليه وسلم قدمت بين يدي درهماً، ثم نسخت فلم يعمل بها أحد فنزلت : أأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتُ : الآية.

وأخرج عبد بن حميد وابن المنذر وابن أبي حاتم عن مجاهد قال :نهوا عن مناجاة النبي صلى الله عليه وسلم حتى يقدموا صدقة فلم يناجيه إلا عليّ بن أبي طالب، فإنه قد قدم ديناراً فتصدق به، ثم ناجى النبي صلى الله عليه وسلم فسأله عن عشر خصال، ثم نزلت الرخصة.

وأخرج سعيد بن منصور عن مجاهد قال :كان من ناجى النبي صلى الله عليه وسلم تصدق بدينار، وكان أول من صنع ذلك علي بن أبي طالب، ثم نزلت الرخصة : فإذا لم تفعلوا وتاب الله عليكم. الدر المنثور

المسألة الرابعة :روى عن علي بن أبي طالب عليه السلام أنه قال :لما نزلت الآية دعانى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال : " ما تقول فى دينار؟ " قلت :لا يطيقونه، قال " كم؟ " قلت :حبة أو شعيرة، قال " :إنك لزهيد " والمعنى إنك قليل المال فقدرت على حسب حالك. تفسير الكبير رازى، كشف

حضرت علیؑ فرماتے تھے کہ قرآن میں ایک ایسی آیت ہے جس پر مجھ سے قبل کسی نے عمل کیا اور نہ کوئی میرے بعد عمل کرے گا۔ وہ یہ آیت نجوی ہے۔

تفسير الكبير رازى؛ تفسير كشف؛ الثعلبي و؛ الدر المنثور

سورة التحريم

آية 4

إِنْ تَوْبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ *

حدثنا أبو علي المقرئ حدثنا أبو القاسم بن الفضل حدثنا محمد بن يحيى بن أبي عمر حدثنا محمد بن جعفر بن محمد بن علي بن حسين بن علي بن أبي طالب حدثني رجل ثقة يرفعه إلى علي بن أبي طالب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فى قوله الله تعالى وصالح المؤمنين هو علي بن أبي طالب. الثعلبي

وأخرج ابن أبي حاتم بسند ضعيف عن عليّ قال " :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فى قوله :: وصالح المؤمنين : قال " :هو عليّ بن أبي طالب " . "

وأخرج ابن مردويه عن أسماء بنت عميس " :سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول :وصالح المؤمنين قال " :عليّ بن أبي طالب " . "

وأخرج ابن مردويه وابن عساكر عن ابن عباس فى قوله :: وصالح المؤمنين : قال :هو عليّ بن أبي طالب. الدر المنثور

مفسرین نے لکھا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ نے کہ صالح مؤمنین سے علی ابی طالب مراد ہیں۔ النعلبی، در المنثور،

سورة المعارج

آیہ - 1

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ *

وغیر عقبہ بن ابی معیط و هذا قول ابن عباس ومجاهد وسئل سفیان بن عیینة عن قول الله سبحانه سأل سائل فيمن نزلت فقال لقد سألتني عن مسألة ما سألني أحد قبلك حدثني أبي عن جعفر بن محمد عن آبائه فقال لما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم بغدير خم نادى بالناس فاجتمعوا فأخذ بيد علي فقال من كنت مولاه فعلى مولاه فشاع ذلك وطار في البلاد فبلغ ذلك الحارث بن النعمان الفهري فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم على ناقه له حتى أتى الأبطح فنزل عن ناقته وأناخها وعقلها ثم أتى النبي صلى الله عليه وسلم وهو في ملاء من أصحابه فقال يا محمد أمرتنا عن الله أن نشهد أن لا إله إلا الله وأنك رسول الله فقبلناه منك وأمرتنا أن نصلي خمسا فقبلناه منك وأمرتنا بالزكاة فقبلنا وأمرتنا بالحج فقبلنا وأمرتنا أن نصوم شهرا فقبلنا ثم لم ترض بهذا حتى رفعت بضبعي ابن عمك ففضلته علينا وقلت من كنت مولاه فعلى مولاه فهذا شيء منك أم من الله تعالى فقال والذي لا إله إلا هو هذا من الله فولى الحارث بن النعمان يريد راحلته وهو يقول اللهم إن كان ما يقوله حقا فأمطر علينا حجارة من السماء أو ائتنا بعذاب أليم فما وصل إليها حتى رماه الله بحجر فسقط على هامته وخرج من دبره فقتله وأنزل الله سبحانه سأل سائل بعذاب واقع للكافرين ليس له دافع ومن قرأ بغير همز فله وجهان أحدهما أنه لغة في السؤال تقول العرب سأل سائل وسأل سال مثل نال ينال وخاف يخاف والثاني أن يكون من السيل. النعلبي

قاله ابن عباس ومجاهد. وقيل: إن السائل هنا هو الحارث بن النعمان والفهري. وذلك أنه لما بلغه قول النبي صلى الله عليه وسلم في علي رضي الله عنه "مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَى مَوْلَاهُ" ركب ناقته فجاء حتى أناخ راحلته بالأبطح ثم قال: يا محمد، أمرتنا عن الله أن نشهد أن لا إله إلا الله وأنك رسول الله فقبلناه منك، وأن نصلي خمسا فقبلناه منك، ونزكى أموالنا فقبلناه منك، وأن نصوم شهر رمضان في كل عام فقبلناه منك، وأن نحج فقبلناه منك، ثم لم ترض بهذا حتى فضلت ابن عمك علينا أفهذا شيء منك أم من الله؟ فقال النبي صلى الله عليه وسلم: "والله الذي لا إله إلا هو ما هو إلا من الله" فولى الحارث وهو يقول: اللهم إن كان ما يقول محمد حقا فأمطر علينا حجارة من السماء أو ائتنا بعذاب أليم. فوالله ما وصل إلى ناقته حتى رماه الله بحجر فوقع على دماغه فخرج من دبره فقتله؛ تفسير الجامع الاحكام القرن. قرطبي

جب بحکم اللہ تعالیٰ حضرت رسول اللہ ﷺ وآلہ نے غدیر خم میں حضرت علیؑ کو اپنا خلیفہ نامزد کیا تو یہ خبر سن کر حارث بن نعمان فہری مدینہ آیا اور اپنے اونٹ کو باندھا اور رسول اللہ کی خدمت میں آیا جب کہ آپؐ اصحاب کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اور اُس نے آنحضرتؐ کو مخاطب کر کے کہا: اے محمدؐ! تم نے اللہ کی توحید کے لئے کہا ہم نے مان لیا، نماز پڑھنے کہا، ہم نے نماز پڑھی، روزہ رکھنے کہا، ہم نے روزہ رکھا، حج کرنے کہا، ہم نے حج کیا اس پر بھی تم کو تسکین نہیں ہوئی اب تم ہم پر اپنے چچا زاد بھائی کو حاکم مقرر کرنا چاہتے ہو۔ کیا یہ تم اپنی خواہش سے کر رہے ہو یا یہ حکم بھی اللہ کی جانب سے ہے؟ آنحضرتؐ ﷺ وآلہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم کے سوائے اُس کے کوئی معبود نہیں یہ اللہ کی جانب سے ہے۔ یسُن کر حارث اٹھا اور واپس پلٹ کر جاتے جاتے یہ کہا: اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے اے اللہ! تو آسمان سے کوئی عذاب نازل کر۔ حارث ابھی اپنی سواری تک بھی نہیں پہنچا تھا کہ آسمان سے ایک پتھر نازل ہوا

اور اُس کے سر پر گراجو اُس کے جسم سے ہو کر گرا۔ مفسرین۔ الثعلبی، قرطبی، تفسیر ارشاد العقل سلیم ابو السعود۔

سورة الانسان (الدھر)

آیة 8

وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا

لم يذكر أحد من أكابر المعتزلة، كأبي بكر الأصم وأبي علي الجبائي وأبي القاسم الكعبي، وأبي مسلم الأصفهاني، والقاضي عبد الجبار بن أحمد في تفسيرهم أن هذه الآيات نزلت في حق علي بن أبي طالب عليه السلام، والواحد من أصحابنا ذكر في كتاب «البيسط» أنها نزلت في حق علي عليه السلام، وصاحب «الكشاف» من المعتزلة ذكر هذه القصة، فروى عن ابن عباس رضي الله عنهما: «أن الحسن والحسين عليهما السلام مرضا فعادهما رسول الله صلى الله عليه وسلم في أناس معه، فقالوا: يا أبا الحسن لو نذرت علي ولدك، فنذر علي وفاطمة وفضة جارية لهما، إن شافهما الله تعالى أن يصوموا ثلاثة أيام فشفا وما معهم شيء فاستقرض علي من شمعون الخيري اليهودي ثلاثة أصوع من شعير فطحنت فاطمة صاعاً واختبرت خمسة أقراص علي عدهم ووضعوها بين أيديهم ليفطروا، فوقف عليهم سائل فقال: السلام عليكم أهل بيت محمد، مسكين من مساكين المسلمين أطعموني أطعمكم الله من موائد الجنة فآثروه وباتوا ولم يذوقوا إلا الماء وأصبحوا صائمين، فلما أمسوا ووضعوا الطعام بين أيديهم وقف عليهم يتيم فآثروه وجائهم أسير في الثالثة، ففعلوا مثل ذلك فلما أصبحوا أخذ علي عليه السلام بيد الحسن والحسين ودخلوا على الرسول عليه الصلاة والسلام، فلما أبصرهم وهم يرتعشون كالفراخ من شدة الجوع قال: "ما أشد ما يسوئني ما أرى بكم" وقام فانطلق معهم فرأى فاطمة في محرابها قد التصق بطنها بظهرها وغارت عيناها فسأله ذلك، فنزل جبريل عليه السلام وقال: خذها يا محمد هناك الله في أهل بيتك فأقرأها السورة

هذه الآية مختصة بعلي بن أبي طالب عليه السلام، قالوا: المراد من قوله: «وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا»:

هو ما روينا أنه عليه السلام أطعم المسكين واليتيم والأسير. تفسير كبير رازی

وما يؤدى إليه من الجوع والعري بستانا فيه ما كل هنئ، «وحريراً». تفسير الكشاف

وروى مجاهد وعطاء عن ابن عباس: أنها نزلت في علي بن أبي طالب رضي الله عنه، المعالم التنزيل

القول تكون السورة مدنية وقد اختلف العلماء في نزول هذه السورة فقال مجاهد وقتادة هي كلها مدنية. الثعلبي

وأخرج ابن مردويه عن ابن عباس في قوله: «وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ» الآية، قال: نزلت هذه الآية في علي بن أبي طالب

وفاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم. الدر المنثور

اجله مفسرین نے اس آیت کے شان نزول میں یہ لکھا کہ ایک دفعہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ بیمار ہو گئے تو آنحضرت ﷺ و آلہ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ بہتر ہوتا تم صحت کے لئے کوئی نذرمان لو۔ چنانچہ حضرت علیؑ حضرت فاطمہؑ اور حضرت فضہؑ نے تین روزوں کی منت مانگ لی۔ اور جب حسینؑ صحت یاب ہو گئے تو حسب نذر حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؑ اور حضرت فضہؑ نے روزہ رکھا۔ جناب امیرؑ کیہوں لے آئے پانچ روٹیاں بنائی گئیں اور جب افطار کا وقت آیا تو ایک سائل نے سوال کیا کہ: میں ایک مسکین ہوں اللہ کے نام پر کچھ دو۔ تمام کی تمام روٹیاں اُس مسکین کو دیدی گئیں۔ اور سب کے سب نے پانی سے افطار

کیا۔ دوسرے دن بھی حضرت علیؑ گےہوں لے آئے پانچ روٹیاں بنائی گئی۔ وقت افطار ایک سائل آیا اور کہا کہ: اے آل محمدؐ میں یتیم ہوں۔ سب کے سب نے اپنے اپنے حصے کی روٹیاں دیدیں اور اہلبیت رسولؐ نے پھر پانی سے افطار کیا۔ ایسا ہی تیسرے دن ہوا اور حضرت علیؑ گےہوں لے آئے اور روٹیاں بنائی گئیں وقت افطار سائل آیا کہا کہ ایک اسیر قیدی ہوں۔ چنانچہ اس وقت بھی آل نبی ﷺ و آلہ پانی سے افطار کیا۔ چوتھے دن جب حضرت علیؑ حسینؑ کو لے کر خدمت رسالت مآب ﷺ و آلہ آئے تو دیکھا صاحبزادے شدت بھوک سے کانپ رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ و آلہ سے یہ حالت دیکھی نہ گئی۔ اور آپؐ نے دیکھا سیدہ کوئینؑ محراب عبادت میں ہیں۔ آنحضرت ﷺ و آلہ کو یہ دیکھ کر دکھ ہوا۔ اُس وقت جبرئیل یہ مکمل سورہ لے کر نازل ہوئے۔

تفسیر کبیر رازی؛ المعالم التنزیل البغوی؛ الدر المنثور؛ تفسیر الکشاف۔

سورة المطففين

آية - 31

: إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ * وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ * : وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ نَفَلُوا فَكِهِينَ : * وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ * وَمَا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ

ہم مشرکوا مکہ: أبو جہل والولید بن المغیرة والعاص بن وائل وأشیاعہم: کانوا یضحکون من عمار وصہیب وخباب وبلال وغیرہم من فقراء المؤمنین ویستہزؤن بہم. وقیل: جاء علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فی نفر من المسلمین فسخر منهم المنافقون وضحکوا وتغامزوا، ثم رجعوا إلى أصحابهم فقالوا: رأینا الیوم الأصلع فضحکوا منه، فنزلت قبل أن یصل علیؑ إلى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. کشاف، تفسیر کبیر رازی.

علامہ زبیری نے تفسیر کشاف میں لکھا ہے کہ ایک بار حضرت علیؑ کسی جگہ سے جب گزر رہے تھے تو منافقین میں سے کسی نے حضرت علیؑ پر تمسخر کیا۔ چنانچہ اسی وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

سورة البينة

آية - 7

: إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ *

فكان أصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم إذا أقبل علیؑ قالوا: جاء خير البرية. وأخرج ابن عدی وابن عساکر عن أبی سعید مرفوعاً: علیؑ خير البرية. وأخرج ابن عدی عن ابن عباس قال: "لما نزلت: إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی: "هو أنت وشيعتك يوم القيامة راضين مرضيين." " وأخرج ابن مردويه عن علیؑ قال: قال لي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "ألم تسمع قول الله: :: إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ: أنت وشيعتك وموعدى وموعدكم الحوض إذا جئت الأمم للحساب تدعون غراً محجلين

الدر المنثور.

ابن عساکر نے جابرؓ ابن عبد اللہ سے اور بن عدی نے ابن عباسؓ سے اور ابن مردویہ حضرت علیؓ سے یہ روایت کی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو فرمایا رسول اللہ ﷺ وآلہ نے اے علی! تم اور تمہارے شیعہ قیامت کے دن فائز ہوں گے۔

سورة العصر

آیة - ۱

: وَأَلْعَصِرِ : * : إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ : * : إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ :

وأخرج القريابي وعبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر وابن الأبارى فى المصاحف والحاكم عن على بن أبى طالب أنه كان يقرأ " والعصر ونوائب الدهر إن الإنسان لفى خسر وإنه لفيه إلى آخر الدهر. "

وأخرج عبد بن حميد عن إسماعيل بن عبد الملك قال : سمعت سعيد بن جبیر يقرأ قراءة ابن مسعود : " والعصر إن الإنسان لفى خسر وإنه لفيه إلى آخر الدهر إلا الذين آمنوا وعملوا الصالحات. "

وأخرج عبد بن حميد عن إبراهيم قال : قرأنا " : والعصر إن الإنسان لفى خسر وإنه لفيه إلى آخر الدهر إلا الذين آمنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر. " ذكر أنها فى قراءة عبد الله بن مسعود.

وأخرج عبد بن حميد عن حوشب قال : أرسل بشر بن مروان إلى عبد الله بن عتبة بن مسعود فقال : كيف كان ابن مسعود يقرأ : " والعصر : فقال " : والعصر إن الإنسان لفى خسر وهو فيه إلى آخر الدهر " فقال له بشر : هو يكفر به . فقال عبد الله لکنى أو من به.

وأخرج ابن مردويه عن ابن عباس فى قوله : : والعصر إن الإنسان لفى خسر : يعنى أبا جهل بن هشام : إلا الذين آمنوا وعملوا الصالحات : ذكر علياً وسلمان.... الدر المنثور

ابن مردویہ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اس سورہ میں انسان جو گھائٹے میں ہے وہ ابو جہل ہے اور الذين آمنو سے مراد حضرت علیؓ اور حضرت سلمانؓ ہیں۔

الدر المنثور